حواشی اور حوالہ جات دینے کا طریقہ کار

علمی اور تحقیقی مضمون لکھتے وقت اس امر کا اہتمام ضروری ہے کہ قاری کو تحریری کاوش کے مآخذ اور مصادر سے ا ہہ یا جائے۔ اس مقصد کے لیے ضروری ہے کہ مضمون کے آخر میں ترتیب کے ساتھ حوالہ جات کا مکمل ذکر کیا جائے اور اگر مناسب ہو تو مزید توضیحی نکات کا اندراج بھی کیا جائے۔ المرکز الاسلامی بنوں سے نکلنے والے سہ ماہی مجلّہ ''مباحث اسلامیہ'' کی مجلس ادارت نے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل منہج تحریر تجویز کیا ہے۔

۱۔ اگر کسی ایسی کتاب کا حوالہ دینا ہے جس کا ایک ہی مصنف/مؤلف ہے تو مصنف/مؤلف کا نام اس کے بعد کتاب کا نام اس کے بعد مطبع اور سن اشاعت اور پھر صفحہ نمبر کا اندراج کیا جائے صفحہ/صفحات کے لیے ''ص'' بطور مخفف استعمال کیا جائے۔ مثلاً: مولانا عبدالماجد دریا آبادی، سیرت نبوی ﷺ قرآنی مکہ بکس بیرون موری دروازہ، لاہور ۱۹۸۸ء، ص ۸۷

مصنف، کتاب اور دیگر جدا جدا مطلوبہ معلومات کے درمیان سکتہ (Comma) کا اہتمام ضروری ہے تا کہ کسی قسم کا ابہام پیدا نہ ہو تاہم یہ بات ذہن میں رہے کہ لاہور اور ۱۹۸۸ء کے درمیان اور ص اور ۸۷ کے درمیان سکتہ کی ضرورت نہیں حوالہ کی تکمیل کے بعد ختمہ (full stop) ڈال دیا جائے، اگر مصنف/مؤلف کا نام یا سال اشاعت معلوم نہ ہو تو لکھا جائے کہ مصنف/مؤلف نامعلوم یا مطبع/سال اشاعت نامعلوم

۲۔ اگر مصنف/مؤلف ایک سے زیادہ ہوں تو دونوں مصنفین/مؤلفین کے ناموں کا اندراج اسی ترتیب سے ضروری ہے جس ترتیب سے ان کا ذکر کتاب کے سرورق پر کیا گیا ہے۔ اگر مصنفین/مؤلفین دو سے زیادہ ہوں تو صرف دو اول الذکر کا اندراج کافی ہے اور اس کے بعد/اور دیگر/ کے الفاظ کا اضافہ کیا جائے۔

۳۔ اردو اور عربی میں ''عام طور پر'' طویل القابات کا رواج ہے۔ لیکن حواشی میں اس کو نظر انداز کرنا بہتر ہے تاہم اگر مصنف/مؤلف کی شہرت کسی خاص لاحقے/سابقے/کنیت/لقب کی وجہ سے ہے تو اس کے ساتھ اس کا اصل غیر معروف نام بین القوسین درج کیا جائے مثلاً: ابن اثیر (عزالدین علی بن محمد)۔

۴۔ اگر کسی ایسی کتاب سے مدد لی گئی ہے جس میں مختلف محققین/مضمون نگاروں کے مضامین شامل ہیں اور کسی شخص نے ان مضامین کی ترتیب، تہذیب اور تدوین کی ہے تو اس کا حوالہ دیتے وقت مضمون نگار کا نام، اس کے بعد اس کے مضمون کا عنوان اور پھر مجموعے کا عنوان اور اس کے مدون کا ذکر کرنا چاہیے۔ مثلاً: ڈاکٹر انعام الحق کوثر، نصابی کتب کی فنی تدوین، اردو میں فنی تدوین، تھذیب وترتیب: ڈاکٹر ایم ایس ناز، ادارہ تحقیقات اسلامی ومقتدرہ قومی زبان ۱۹۹۱ء، ص ۹۸ تا ۱۰۰۔

(اس کا مطلب ہے ایم ایس ناز کی زیر تہذیب وترتیب مدون کتاب اردو میں فنی تدوین میں ڈاکٹر انعام الحق کوثر کا مضمون بعنوان نصابی کتب کی فنی تدوین)

۵۔ اگر کسی مجلّے سے مضمون کا حوالہ دینا ہے تو اس کے لیے بھی نمبر۴ کے تحت مذکورہ طریقہ اختیار کیا جانا چاہیے۔ مجلّہ کا نمبر، مقام اشاعت اور ماہ وسال اشاعت کا ذکر ضروری ہے۔ جلد کے لیے ج اور شمارہ کے لیے ش بطور مخفف استعمال کیا جائے۔ مثلاً: مفتی نظام الدین شامزئی، فن اَسماء رجال مسلمانوں کا عظیم کارنامہ، ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک، ج ۲۸، ش ۲، نومبر ۱۹۹۲ء، ص ۴۷ تا ۳۹۔

(اس کا مطلب ہے ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک جلد ۲۸، شمارہ ۲، نومبر ۱۹۹۲ء میں مفتی نظام الدین شامزئی کا مضمون بعنوان: فن اَسماء رجال مسلمانوں کا عظیم کارنامہ)

۶۔ اگر ایک ہی ماٴخذ سے بار بار استفادہ کیا گیا ہو تو پہلے حوالے سے اس کا مکمل ذکر ضروری ہے تاہم بعد کے حوالہ جات میں صرف مصنف/ مؤلف اور کتاب کا نام کافی ہے یہی طریقہ مجلّے میں شائع شدہ مضمون کے سلسلے میں اختیار کیا جانا چاہیے۔ یہ طریقہ اس لیے مناسب ہے کہ اس طرح ایک تو قاری کو بار بار پہلے دیئے گئے حوالے کی طرف رجوع نہیں کرنا پڑتا اور دوسرا اگر ایک ہی مصنف/ مؤلف کے ایک سے زیادہ مضامین سے استفادہ کیا گیا ہے تو قارئین کو ان کے درمیان ابہام سے بچایا جاسکتا ہے۔ مثلاً: مولانا عبد الماجد دریا آبادی، سیرت نبوی قرآنی، ص ۱۸۲

ایک ہی ماٴخذ کے مسلسل حوالوں کے اندراج میں بھی یہی طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔

بعض محققین اس قسم کی صورت میں بعد کے حوالہ جات کے لیے کتاب کے عنوان کے ذکر کی بجائے مصدر بالا/ مصدر مذکور کے الفاظ کو اندراج کرتے ہیں لیکن یہ قاری کے لیے مشکلات کا باعث بنتا ہے۔

۷۔ قرآن پاک کا حوالہ دیتے وقت سورت کا نام اور آیت نمبر دینا ضروری ہے۔ دونوں کے درمیان سکتہ (comma) آنا چاہیے مثلاً: القرآن الکریم، البقرۃ، ۱۸۔

اس میں صفحہ نمبر یا مطبع کا نام دینے کی ضرورت نہیں دیگر مقدس کتب کے بارے میں بھی اسی قسم کا طریقہ اختیار کیا جانا چاہیے یعنی صفحہ یا مطبع کا ذکر کرنے کے بجائے محض باب وغیرہ کا اندراج کیا جائے۔

۸۔ احادیث کے کسی مجموعے سے حوالہ دیتے وقت مؤلف/ مدون کا نام، اس کے بعد مجموعے کا نام اور پھر متعلقہ حدیث کے باب، فصل وغیرہ کا اندراج کیا جائے مثلاً: إمام مسلم (مسلم بن حجاج)، الجامع الصحیح، مکتبة الغزالی، دمشق، سال اشاعت نامعلوم، ج ۷، ص ۵۱، کتاب الزکوة۔

احادیث کے بعض جدید مطبوعہ مجموعوں میں ہر حدیث کے ساتھ نمبر کا اندراج کیا جاتا ہے۔ اگر مضمون نگار کے پاس اس قسم کا ایڈیشن موجود ہے تو دیگر معلومات کے ساتھ حدیث کے نمبر کا ذکر مفید رہے گا۔

۹۔ فقہی مسائل کے کتب سے حوالہ دیتے وقت مسئلہ زیر بحث کے ساتھ متعلقہ کتاب، باب [illegible] قاری کے لیے مزید سہولت فراہم کرتا ہے۔ اس لیے اس کے اندراج کا اہتمام کیا جانا چاہیے، مثلاً (ا) ابن [illegible]

الدین)، البحر الرائق شرح کنز الدقائق ،مکتبۂ رشیدیہ کوئٹہ، سال اشاعت نامعلوم، ج ا ص ۲۵۵، کتاب الصلوۃ، باب الأذان۔

(ب) امام شافعی (محمد بن ادریس الشافعی)، الأم، دار المعرفة بیروت ۱۹۸۳، ج٤، ص١٥٤، باب النکاح۔

۱۰۔تاریخ سے متعلقہ مأخذ سے بھی حوالہ دیتے وقت مطبع اور سال اشاعت کے علاوہ زیرِعنوان کے الفاظ کے تحت مزید وضاحتی معلومات کے اندراج کا اہتمام کیا جانا چاہیے مثلاً:(أ) الواقدی (محمد بن عمر)؛ کتاب المغازی، عالم الکتب، بیروت ١٩٦٥، ج١، ص١٢٨، زیرعنوان: المطعمون من المشرکین ببدر۔

(ب) ابن أثیر (عزالدین علی بن محمد)، الکامل في التاریخ، دار بیروت ۱۹۶۶ء، ج۸، ص۹۹، زیرعنوان: ذکر أمر یوسف بن الساج، وقائع سنة أربع وثلاثمائة۔

(ج) ابن جریر طبری (محمد بن جعفر محمد)، تاریخ الأمم والملوك، مطبعۂ حسینیہ مصر، سال اشاعت نامعلوم، ج۵، ص۱۶۳، زیرعنوان: ذکر سبب مهلك زیاد بن سمیة، وقائع سنة ثلاث وخمسین۔

۱۱۔لغت یا کسی موسوعۃ (Encyclopedia) کا حوالہ دیتے وقت صفحہ یا ایڈیشن کا ذکر ضروری نہیں موسوعہ کی صورت میں اس کے ٹائٹل (title) اور مضمون کے عنوان اور مصنف کے بارے میں معلومات دینا ضروری ہیں۔لغات سے استفادہ کی صورت میں اس کے مصنف/ مدون اور لفظ کے مادہ کا ذکر کافی ہے۔مثلاً: موسوعۃ: (أ) عبدالقیوم، جرش، اردو دائرۃ معارف إسلامية۔(یعنی اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں جرش کے عنوان کے تحت عبدالقیوم کا تحریر کردہ مضمون)

لغت: (ب) مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مصباح اللغات، مادہ عنق۔

۱۲۔اگر کسی ایم اے/ ایم فل/ پی ایچ ڈی کے غیر مطبوعہ مقالے کا حوالہ دینا ہے تو اس میں مقالہ نگار کا نام، مقالے کا عنوان اور اس شعبہ اور یونی ورسٹی کا ذکر جس کے تحت اس مقالے کو مکمل کیا گیا ہے اور مقالے کی تکمیل کے سال کا ذکر ضروری ہے۔مثلاً: سید مبارک شاہ، دینی مدارس کا نصاب تعلیم اور اس پر ناقدانہ نظر (ایم فل مقالہ)، شعبہ اسلامیات، پشاور یونی ورسٹی، ۱۹۹۶ء۔

۱۳۔مخطوطہ کا حوالہ دیتے وقت اس کے مصنف/ مؤلف کا نام، مخطوط کا ٹائٹل اور جہاں پر وہ مخطوط محفوظ ہے اس لائبریری یا مکتبہ کا نام اور مخطوط کے نمبر کا اندراج کرنا ضروری ہے مثلاً: البیرونی (أبوالیمن محمد بن عبدالرحمٰن)، الدر المنتخب فی تاریخ مملكة حلب، عمادة شؤون المكتبات مدينة المنورة، نمبر ۱۵۹۔

۱۴۔اردو مضامین میں عربی یا فارسی مأخذ سے حوالہ دیتے وقت کوئی اشکال پیدا نہیں ہوتا لیکن انگریزی یا دوسری مغربی زبانوں سے حوالہ دیتے وقت مضمون نگار مشکل کا شکار ہوتے ہیں۔اس لیے مناسب یہ ہے کہ حوالہ انگریزی یا کسی بھی دوسری زبان کے مطابق دے دیا جائے۔حوالے کو اردو شکل دیتے وقت ایک فقرہ مثلاً دیکھیں/ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں کا اضافہ کیا جا سکتا ہے مثلاً: دیکھیں/ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں N.J. Coulson, A History of Islamic Lwa,